HRI-02

اشاعت: مارچ 2012

آلو کی کاشت

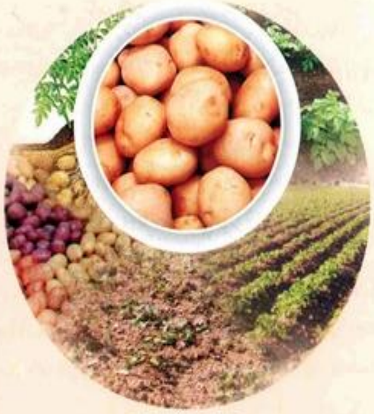

شعبۂ آلو
ہارٹیکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ
قومی زرعی تحقیقاتی مرکز، اسلام آباد

بتعاون حاجی سنز زرعی فارم، چنیوٹ (پاکستان)

آلو کی کاشت
غذائی خود کفالت کی ضمانت

مزید معلومات کیلئے

محمد مسعود محمود
نیشنل کوآرڈینیٹر شعبۂ آلو
قومی زرعی تحقیقاتی مرکز
پارک روڈ، اسلام آباد
(فون نمبر: 051-9255035)
(ای میل: potatonarc@gmail.com)

ڈاکٹر منصب علی کھوکھر
ڈائریکٹر، ہارٹیکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ
قومی زرعی تحقیقاتی مرکز
پارک روڈ، اسلام آباد
(فون نمبر: 051-9255027, 051-8443751)
(ای میل: hrinarc@gmail.com)

پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل، اسلام آباد
www.parc.gov.pk

Courtesy: Haji Sons Agricultural Farm, Chiniot (Pakistan)

آلو کی کاشت

تعارف:

آلو ایک اہم غذائی فصل ہے۔ ہمارے ہاں سال میں اس کی تین فصلیں کاشت ہو رہی ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت آلو کی فصل تقریباً 7500 ایکڑ پر کاشت ہوتی تھی۔ سال 2009-10 میں اس کا رقبہ 3,42,095 ایکڑ اور پیداوار تقریباً 31 لاکھ ٹن تھی۔

آلو کی فصل دوسری فصلوں کی نسبت زیادہ منافع دینے والی فصل ہے آلو کی فصل تھوڑے عرصے میں بہت زیادہ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن اس کا دارومدار برداشت کے وقت، اس کی قیمت اور پیداوار میں کمی یا زیادتی کے نتیجہ پر منحصر ہوتا ہے۔

پاکستان میں آلو کی اوسط پیداوار 8 ٹن فی ایکڑ ہے جب کہ ہمارے ہی ملک میں ترقی پسند کاشت کار 10 تا 12 ٹن فی ایکڑ پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی اپنا کر با آسانی پیداوار 15 ٹن فی ایکڑ تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ اس کتابچہ کا مقصد کاشتکار بھائیوں کو تازہ ترین معلومات اور جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرانا مقصود ہے تاکہ وہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

غذائی اہمیت:

آلو میں اوسطاً 78 سے 80 فیصد پانی اور 20 سے 22 فیصد خشک مادہ ہوتا ہے۔ آلو کا خشک مادہ 70 فیصد نشاستہ، 20 فیصد سیلولوز اور 10 فیصد پروٹین پر مشتمل ہوتا ہے۔ آلو میں حیاتین "C"، تھایامین، رائبوفلیون اور نیاسین بھی کافی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ آلو میں بعض

معدنی نمکیات بھی پائے جاتے ہیں۔

آب وہوا:

آلو کم دورانیہ کی فصل ہے۔ یہ مختلف اقسام کی آب وہوا میں پھل پھول سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آلو سطح سمندر سے لے کر بلندوبالا پہاڑی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی زیادہ تر کاشت معتدل خطوں میں ہوتی ہے۔ آلو کی فصل کے لیے بہترین زمینی درجہ حرارت 15 تا 18 درجہ سینٹی گریڈ ہونا چاہیے۔ 10 سینٹی گریڈ سے کم اور 30 سینٹی گریڈ سے زیادہ درجہ حرارت آلو بڑھنے کے عمل کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ فصل کی بڑھوتری کے لیے 20 تا 27 سینٹی گریڈ درجہ حرارت موزوں ہوتا ہے۔ 30 سینٹی گریڈ سے زیادہ درجہ حرارت میں آلو کے بڑھنے کا عمل رک جاتا ہے۔

آلو پر کورے کا اثر بہت شدید ہوتا ہے اور یہ کورے کو زیادہ برداشت نہیں کر سکتا۔ موسم سرما میں اگر کورا 15 دسمبر سے پہلے پڑ جائے تو موسم خزاں کی فصل کو کافی نقصان پہنچتا ہے۔ کچھ عرصے سے کورے کی وجہ سے پنجاب میں آلو کی فصل متاثر ہو رہی ہے۔ لہٰذا زمیندار موسم خزاں کی فصل کو لیٹ کاشت نہ کریں۔ تاکہ کورے کے آنے سے پہلے فصل تیار ہو جائے۔

وقت کاشت اور برداشت (پنجاب، شمالی پنجاب اور خیبر پختونخواہ)

فصل	وقت کاشت	وقت برداشت
خزاں (Autumn Crop)	وسط ستمبر تا اکتوبر	دسمبر تا جنوری
بہاریہ (Spring Crop)	جنوری تا اوائل فروری	اپریل تا مئی
گرمائی (Summer Crop)	اپریل تا جون	ستمبر تا اکتوبر

زمین کی تیاری:

آلو تقریباً تمام اقسام کی زمینوں پر ماسوائے تھور اور سیم زدہ زمین کے کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے۔ تاہم آلو کی کاشت کے لیے نرم، ریتلی اور بھربھری زمین بہتر ہے۔ ایسی زمین درج ذیل سہولتیں مہیا کرتی ہے:

☆ زیرِ زمین آکسیجن کی فراہمی۔

☆ زمین کی نمی کو برقرار رکھنے کی صلاحیت۔

☆ فالتو پانی کی نکاسی

جس زمین میں یہ خوبیاں ہوں وہاں جڑوں، زمینی تنوں اور آلوؤں کی بڑھوتری بہتر ہوتی ہے اور اچھی ساخت کے آلو پیدا ہوتے ہیں۔

زمین کی تیاری میں ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل ایک یا دو بار ڈسک ہیرو اور اس کے بعد دو تین مرتبہ عام کلٹیویٹر چلانا چاہیے۔ دو یا تین مرتبہ سہاگہ بھی چلائیں۔ ہل چلاتے وقت زمین کا وتر بالکل صحیح ہونا چاہیے۔ جس زمین کا زرعی تعامل (pH) 6 تا 7.5 ہو وہ آلو کی کاشت کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

آلو کی اقسام:

سفید (white) اقسام:

- وی وی (ViVi)
- سانٹے (Sante)
- ڈائمنٹ (Diamant)
- سانتانا (Santana)
- سگیٹا (Sagitta)

سرخ (Red) اقسام:

- کروڈا (Kuroda)
- آسٹریکس (Asterix)
- لال موتی (Simply Red)
- بارٹینا (Bartina)
- برنا (Barna)
- ڈیزائری (Desiree)
- روڈیو (Rodeo)
- راجا (Raja)
- موراتو (Murato)
- سارپو میرا (SarpoMira)
- کارڈینل (Cardinal)

اقسام برائے انڈسٹری:

- لیڈی روزیٹا (Lady Rosetta) سرخ
- حرمس (Hermes) سفید
- کریج (Courage) سرخ

شرح بیج:

خزاں کی فصل کے لیے 1000 تا 1200 کلوگرام سالم بیج جب کہ بہاریہ اور گرمائی پہاڑی فصل کے لیے 500 تا 600 کلوگرام کاٹ کر بیج فی ایکڑ لگتا ہے۔ بھرپور فصل کے لیے ایک ایکڑ میں 26 تا 28 ہزار پودے ہونے چاہیے۔ سالم بیج 45 گرام وزنی یا انڈے کے برابر ہونا چاہیے۔ کاٹ کر لگانے کی صورت میں کم از کم ہر ٹکڑے پر دو آنکھیں لازمی ہونی چاہیے۔ اگر آلو کا بیج کاٹنا ہی ضروری ہو تو چاقو یا چھری کے بلیڈ کو ہر دفعہ کاٹنے سے پہلے ڈیٹول والے پانی میں ڈبوئیں۔ اگر ڈیٹول میسر نہ ہو تو پھر صابن یا سرف کا محلول بنالیں۔ وہ بھی کارآمد ہے۔ اس سے وائرس کی بیماریوں کا پھیلاؤ کم ہوگا۔

بیج کا معیار:

آلو کی کاشت میں بیماری سے پاک بیج کا استعمال نہایت ضروری ہے کیوں کہ آلو کی بہت سی بیماریاں بیج کے ذریعے ہی منتقل ہوتی ہیں۔ آلو کو بطور بیج استعمال کرنے کے لیے چند بنیادی باتوں کا جاننا بہت ضروری ہے۔ مثلاً آلو کی برداشت کے بعد تقریباً تین ماہ تک اس کو اگایا نہیں جا سکتا۔ اس حالت کو خوابیدگی (Dormancy) کہتے ہیں۔

جوں جوں آلو کی عمر بڑھتی ہے اس کی خوابیدگی کم اور بڑھوتری کی قوت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ لیکن ایک سطح پر پہنچ کر بڑھوتری کی قوت بھی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

اگر بیج والا آلو صحت مند ہو اور اس پر صرف ایک شگوفہ ہو تو شگوفہ توڑ دینا چاہیے۔ اس کے توڑنے سے باقی آنکھوں سے شگوفے نکلنا شروع ہو جائیں گے۔ اس کو (Apical Dominance) کہتے ہیں۔ اگر بیج بہت زیادہ پرانا ہو تو اس کو استعمال نہ کریں۔ اگر مجبوراً اس بیج کو استعمال کرنا ہو تو پھر اس کے شگوفے نہ توڑیں اور ویسے ہی کاشت کریں۔

نئے اور پرانے بیج کے اثرات:

نئے بیج	پرانے بیج
*پچھیتا اگاؤ	اگیتا اگاؤ
کم تنے	زیادہ تنے
*پچھیتا آلو بننے کا عمل	اگیتا آلو بننے کا عمل
زیادہ پتے بنانا	کم پتے بنانا
آلوؤں کی کم تعداد	آلوؤں کی زیادہ تعداد
بڑے آلو زیادہ	بیج والے آلو زیادہ

زیادہ پیداوار	کم پیداوار
لیٹ برداشت	جلدی برداشت

بہترین بیج نہ تو تین ماہ سے کم عمر کا اور نہ ہی 8 ماہ سے زیادہ عمر کا ہونا چاہیے۔

کھادیں:

آلو کی فصل تھوڑے عرصہ میں تیار ہونے والی فصل ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پودوں کی کھاد کی ضروریات بروقت اور صحیح مقدار میں پوری کی جائیں۔ جنہیں پودے آسانی سے استعمال میں لا سکیں۔ سبز کھاد اور گوبر کی کھاد سے کافی اجزاء میسر آتے ہیں اور زمینی ساخت بھی بہتر ہوتی ہے۔ دیسی کھاد یا سبز کھاد آلو کی کاشت سے تقریباً ایک ڈیڑھ ماہ پہلے زمین میں ملا دیں تا کہ آلو کی کاشت سے پہلے گلنے سڑنے کا عمل مکمل ہو جائے۔ عام طور پر آلو کے لیے 15 تا 20 ٹن فی ایکڑ گوبر کھاد کی سفارش کی جاتی ہے۔

مصنوعی کھادوں کا استعمال بھی آلو کی فصل کے لیے بہت ضروری ہے۔ مصنوعی کھادیں اور ان کی سفارش کردہ مقدار مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) نائٹروجن 100 کلوگرام فی ایکڑ
(۲) فاسفورس 50 کلوگرام فی ایکڑ
(۳) پوٹاش 50 کلوگرام فی ایکڑ

نائٹروجن کی آدھی مقدار بجائی کے وقت اور آدھی مقدار مٹی چڑھاتے وقت دیں۔ فاسفورس اور پوٹاش کی پوری مقدار بجائی کے وقت ڈالیں۔ پہاڑی علاقوں میں نائٹروجن اگر تین حصوں میں تقسیم کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ نامیاتی اور مصنوعی کھادوں کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے زمین میں خاصی نمی ہونے کی ضرورت ہے جس کے لیے مناسب وقفوں

ے آبپاشی ضروری ہے۔ وہ کھادیں استعمال کی جائیں جن کی .pH کم ہو۔ تا کہ کھیت کی .pH
یادہ نہ بڑھنے پائے جیسے DAP کی بجائے سنگل سپر فاسفیٹ۔

بوریوں میں کھاد کی سفارش کردہ مقدار...

1۔ بوائی سے پہلے:

یوریا	=	سوا دو بوری (بحساب فی ایکڑ)
سنگل سپر فاسفیٹ	=	پانچ بوری (بحساب فی ایکڑ)
سلفیٹ آف پوٹاش	=	دوبوری (بحساب فی ایکڑ)

وائی کے ایک ماہ بعد:

یوریا	=	سوادوبوری (بحساب فی ایکڑ)

یاپھر

2۔ بوائی سے پہلے

یوریا	=	ڈیڑھ بوری (بحساب فی ایکڑ)
ڈائی امونیم فاسفیٹ(DAP)	=	سوادوبوری (بحساب فی ایکڑ)
سلفیٹ آف پوٹاش	=	2 بوری (بحساب فی ایکڑ)

بوائی کے ایک ماہ بعد:

یوریا	=	سوادوبوری (بحساب فی ایکڑ)

تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ اگر کھادیں چھٹا کی بجائے بینڈ نگ(Banding)یا
پلیسمنٹ(Placement) کے ذریعے ڈالی جائیں تو پیداوار میں 15 سے 30 فیصد تک اضافہ ہو

سکتا ہے۔

بینڈ نگ(Banding):

کھاد کھیلیوں کی سائڈ پر دی جاتی ہے۔ تا کہ پودے کی جڑیں زیادہ سے زیادہ کھاد استعمال کرسکیں۔

پلیسمنٹ(Placement):

کھاد بیج کے نیچے ڈالی جاتی ہے۔ ایک بات کا خیال رہے کہ کھادیں کسی بھی صورت میں بیج کے ساتھ نہ لگنے پائیں۔ اس سے بیج کے گلنے کے مواقع زیادہ ہو جاتے ہیں۔

پہاڑی علاقوں میں برف پگھلنے اور بارش کے پانی سے کٹاؤ اور بہاؤ(Errosion) کی وجہ سے زمین کی زرخیزی میں کمی آجاتی ہے۔ اس لیے ان علاقوں میں کھادوں کی مقدار نسبتاً زیادہ دینی چاہیے۔ دوسری وجہ ان علاقوں میں فصل کی پکائی کا وقت بھی میدانی علاقوں سے زیادہ ہوتا ہے۔

زنک(Zinc) فصل کی ایک اہم عنصر صغیرہ(Minor) کھاد ہے۔ جن علاقوں میں چاول اور مکئی کی کاشت ہوتی ہے وہاں زمینوں میں زنک کی کمی ہو جاتی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لیے 5 کلوگرام زنک سلفیٹ فی ایکڑ استعمال کریں۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ زنک کے استعمال سے آلوؤں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ عنصر صغیرہ جیسے بوران وغیرہ کے استعمال سے بھی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ آلو کی کاشت سے پہلے اپنی زمین کا کیمیائی تجزیہ ضرور کروائیں اور کھادیں تجزیہ کے مطابق ڈالیں۔

طریقہ کاشت:

موسم خزاں کی فصل جس کھیت میں کاشت کرنی ہو اسکی دو ہفتہ پہلے راؤنی کریں۔

آلو زیادہ تر 60 تا 75 سینٹی میٹر کے فاصلے پر بنی ہوئی کھیلیوں پر 15 تا 25 سینٹی میٹر کے فاصلے پر کاشت کیے جاتے ہیں۔ اگر آلو بیج حاصل کرنے کے لیے کاشت کرنے ہوں تو پودوں کا درمیانی فاصلہ کم رکھا جائے اور اگر راشن (Ration) حاصل کرنا مقصود ہو تو فاصلہ زیادہ رکھنا چاہیے۔ بیج کی فصل کی بروقت کاشت اور برداشت بہت اہمیت کی حامل ہے۔ تاکہ فصل کو ست حیلہ (Virus Vector) سے بچایا جا سکے۔

بیج کی گہرائی کو عموماً زمین کی قسم اور درجہ حرارت کے مطابق کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔ بھاری میرا زمین میں 5 سینٹی میٹر اور ریتلی میرا زمین میں 10 سینٹی میٹر گہرائی پر آلو کا بیج لگائیں۔ خزاں کی فصل میں آلو وٹ کے شمال کی طرف اور بہاریہ موسم میں وٹ کے جنوب کی طرف کاشت کریں۔

آبپاشی:

پانی آلو کی نشوونما کے اہم عوامل میں سے ہے۔ موسم کی طوالت، آب و ہوا اور بروقت پانی آلو کی اچھی فصل کے لیے نہایت اہم ہیں۔ پوری کوشش کریں کہ دوران فصل پانی کی کمی اور زیادتی نہ ہونے پائے۔

پانی کی کمی:

آلو ایک کم گہری جڑ والا پودا ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ آبپاشی اس طریقہ سے کی جائے کہ پودے کو 60 سینٹی میٹر زمین میں پانی مسلسل میسر آئے۔ آلو کے پودوں پر پانی کی کمی کے اثرات

بہت واضح طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر فصل کے اگاؤ کا دورانیہ طویل بھی کر دیا جائے تب بھی خشک سالی کی کیفیت سے پیدا ہونے والے نقصان کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ پانی کی نایابی کا تھوڑا سا عرصہ بھی خصوصاً آلو بننے (Tuber) کے وقت پیداوار پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ آلو بننے کے آغاز پر پانی کی نایابی پیداوار میں کمی کے ساتھ ساتھ کوڑھ (Common Scab) کی بیماری کو دعوت دیتی ہے۔

پانی کی زیادتی:

زیادہ بارشوں، بھاری آبپاشی یا خراب نکاسی آب کی وجہ سے پانی کی زیادتی ہو سکتی ہے۔ بہت زیادہ پانی آلو کے زیر زمین حصوں تک آکسیجن کی رسائی روک دیتا ہے جس کی وجہ سے جڑوں کی صحیح نشوونما نہیں ہو سکتی۔

کاشت کے فوراً بعد زیادہ پانی دینے کی وجہ سے اگاؤ بہت کم ہو جاتا ہے اور اسی طرح پانی کی بہتات آلو کو برداشت سے پہلے ہی زمین کے اندر ان کے گلنے کا باعث بن جاتی ہے اور زیادہ نمی کی وجہ سے پچھیتا جھلساؤ (Late Blight) کی بیماری بھی پھیل سکتی ہے۔

تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ موسمی حالات کے مطابق پانی کا وقفہ 6 تا 10 دن بنتا ہے۔ پانی کسی حالت میں بھی کھیلیوں پر نہیں چڑھنا چاہیے۔ سردیوں کے موسم میں آلو کی برداشت سے 15 تا 20 دن پہلے اور گرمیوں میں 6 تا 7 دن پہلے آبپاشی روک دیں۔

گوڈی اور مٹی چڑھانا:

فصل پہلے یا دوسرے پانی کے بعد اگنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جڑی بوٹیاں بھی اگنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جب فصل اگ آئے تو جڑی بوٹیاں نکال دیں۔ آلو کی فصل اگنے سے پہلے موزوں جڑی بوٹی مار دوا اسپرے کر دی جائے تو جڑی بوٹیوں کی تلفی کی جا سکتی ہے اور جب

فصل 10 تا 12 سینٹی میٹر اونچی ہو جائے تو یوریا کی دوسری مقدار ڈالیں اور کسّی یا کسولہ کی مدد سے مٹی چڑھائیں اور بعد میں فوراً آبپاشی کریں۔ یاد رکھیے کہ گلائی اور مٹی چڑھانے کا عمل بروقت ہی فائدہ مند ہے۔ پنجاب میں زیادہ تر آلو کی کاشت مشینوں سے ہوتی ہے۔ جس میں مٹی چڑھانے کا عمل نہیں کیا جاتا لہٰذا جڑی بوٹیوں کے لئے مناسب دوائی استعمال کی جائے جڑی بوٹیاں پیداوار کم کرنے کے علاوہ بہت سی بیماریوں اور کیڑوں کے پھیلنے کا سبب بنتی ہیں۔ جس سے پیداوار میں کمی اور آلو کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے۔

بیمار پودوں کی تلفی:

یہ صرف اس کھیت میں ضروری ہے جس کو بطور بیج کاشت کیا گیا ہو یا جس کھیت سے بیج رکھنا مقصود ہو۔ آلو کی فصل میں دو مرتبہ بیمار پودوں کی تلفی (Roguing) کرنی چاہیے۔ اس کے علاوہ غیر اقسام والے پودوں کو نکالنا بھی ضروری ہے لیکن خیال رہے کہ تلف شدہ پودوں کا بیج کھیت میں نہ رہے تاکہ باقی فصل میں صرف صحت مند پودے رہ جائیں۔ ناخواستہ پودوں کو آلوؤں سمیت اکھاڑ دینا چاہیے۔ آلودہ پودوں کو جلا دیں یا زیرِ زمین دفن کر دیں۔

بیمار پودوں کی پہلی دفعہ تلفی (Roguing) 35 تا 40 دن کے بعد، دوسری تلفی 50 تا 60 دن کے بعد کرنی چاہیے اور اگر تیسری مرتبہ تلفی کی ضرورت ہو تو بیلیں کاٹنے سے 3 یا 4 دن پہلے کرنی چاہیے۔

بیلوں کو کاٹنا:

ہمارے ہاں میدانی علاقوں میں موسم خزاں آلو کا بیج پیدا کرنے کا بہترین موسم ہے۔ جب کہ موسم بہار بیج کے لیے قطعاً موزوں نہیں ہے۔ کیوں کہ اس موسم میں آلو میں بیماری پھیلانے والا

تیلہ (Aphid) بکثرت پایا جاتا ہے۔ بعض پہاڑی علاقے بھی بیج پیدا کرنے کے لیے بڑے موزوں ہیں۔ فصل کی بیلیں 15 جنوری تک ہر صورت میں کاٹ دیں تاکہ تیلہ کے حملے سے فصل کو بچایا جا سکے۔ بیلیں کاٹنے سے زیرِ زمین آلوؤں کی جلد (Skin) بھی مضبوط ہو جاتی ہے جو کہ آلو کو نقل و حمل میں زخمی ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔

آلوؤں کی بیماریاں اور ضرر رساں کیڑے:

آلو کی فصل پر بہت سی بیماریاں اثر انداز ہوتی ہیں لیکن ان میں سے چند اہم مندرجہ ذیل ہیں:

بیماریاں	تدارک
پتہ لپیٹ وائرس (Leaf Roll Virus)	صحت مند بیج اور بیمار پودوں کی تلفی
وائرس وائی اور اے (Virus Y & A)	صحت مند بیج اور بیمار پودوں کی تلفی
اگیتا جھلساؤ (Early Blight)	ڈائی تھین M-45 یا Acrobat MZ ایکروبیٹ ایم زیڈ کا احتیاطی سپرے
پچھیتا جھلساؤ (Late Blight)	ڈائی تھین M-45 کا احتیاطی سپرے
(بیماری کے حملے کی صورت میں ریڈومل یا کرزیٹ، کریوناپ، پروڈوکال کا فوری سپرے کریں)	
تنے اور آلو کا کوڑھ (Stem Canker)	صحت مند بیج اور فصلوں کا ہیر پھیر
مرجھاؤ (Wilt)	صحت مند بیج اور فصلوں کا ہیر پھیر
آلو کی سفوفی ماتا (Powdery Scab)	صحت مند بیج اور فصلوں کا ہیر پھیر
آلو کی عمومی ماتا (Common Scab)	صحت مند بیج اور فصلوں کا ہیر پھیر
فائٹو پلازما (Phytoplasma)	صحت مند بیج اور بیمار پودوں کی تلفی

آلو کے کیڑے:

کیڑے	تدارک
ئیں (Mites)	ایتھیان/متاؤوریاطال سٹار کا سپرے
ست تیلہ (Aphid)	پولوفالیڈال یانو اسٹار کا سپرے
ست تیلہ (Jassid)	تھائیوڈان/ثماران یامارشل کا سپرے
فید مکھی (Whitefly)	سنڈ افاس/تھائیوڈان کا سپرے
ور کیڑا (Cutworm)	سیون ڈسٹ کا دھوڑا دیں
لوکا پروانہ (Tuber Moth)	سومی سائیڈن یا آرائیو کا سپرے
فید گرب (White Grub)	گہرا ہل اور جڑی بوٹیوں کی تلفی ،لارسبین پانی کے ساتھ دیں۔

ارکیٹ میں بہت ساری کمپنیوں کی زرعی ادویات دستیاب ہیں۔استعمال سے پہلے اپنے علاقے کے راعت آفیسر یا آلو کے ماہرین سے مشورہ کرلیں۔

رداشت:

برداشت کے وقت مندرجہ ذیل باتوں پر خصوصی توجہ دیں:

زاں کی فصل:

فصل کی برداشت اس وقت کریں جب فصل اچھی طرح تیار ہو جائے کیوں کہ یہ فصل کھانے اور بیج کی 85 تا 90 فیصد ملکی ضروریات پوری کرتی ہے۔اس فصل کو کولڈ سٹور یج میں لے جانے سے قبل یعنی برداشت کے بعد اوائل مارچ تک بڑے بڑے دھڑوں کی صورت میں اپنے کھیت

میں عارضی طور پر سٹور کریں۔یہ دھڑیں کھیت کے اس حصہ میں بنائیں جو اونچائی کی طرف ہوں اور نشیبی نہ ہوں۔دھڑ کے اردگرد ایک فٹ اونچی مٹی ڈال دیں تا کہ اس میں پانی داخل نہ ہو سکے۔پرالی سے دھڑ کو اچھی طرح ڈھانپ دیں تا کہ سورج کی روشنی سے آلو سبز رنگ نہ اختیار کر جائیں۔زیادہ بارشوں والے علاقے میں بوقت ضرورت پلاسٹک کی چادر ڈال دے۔اگر ہو سکے تو پائپ کے ذریعے تازہ ہوا کے گزر کا بندوبست کریں۔

مارچ کے شروع میں گریڈنگ کرتے ہوئے بیج اور راشن کے لیے آلو علیحدہ سٹور کردیں اور ان کو بروقت کولڈ سٹور روانہ کردیں۔ایک بات کا خاص خیال رکھیں کہ دھڑ میں شگوفے نکلنے سے پہلے آلو سٹور میں بھیج دیں۔بیج والے آلو مارچ کے ماہ میں ہی کولڈ سٹور پہنچادیں۔لیٹ کرنے کی صورت میں پیداواری صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔

بہاریہ فصل:

برداشت سے ایک ہفتہ قبل صرف پانی بند کردیں اور بیلیں نہ کاٹیں۔آلو نکالنے کے فوراً بعد گریڈنگ کر کے سٹور میں رکھوادیں کیوں کہ مئی(May) میں زیادہ درجہ حرارت کی وجہ سے آلو بہت جلد خراب ہونا شروع ہو جائیں گے۔

پہاڑی فصل یا گرمائی فصل:

پہاڑی علاقوں میں برداشت کے بعد آلوؤں کو بہت زیادہ سردی سے بچانا چاہیے۔برداشت کے فوراً بعد گریڈنگ وغیرہ کا عمل مکمل کریں۔فروخت والے آلو مارکیٹ بھیج دیں اور بیج والے آلوؤں کو(Pit) گڑھے بنا کر سٹور کریں۔گڑھے(Pit) بناتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں:

☆ گڑھے کی گہرائی ایک میٹر لمبائی 2 سے 3 میٹر اور چوڑائی آدھا میٹر ہونی چاہیے۔ اتنے ڑھے میں 8 تا 10 بوری آلو سٹور کیا سکتا ہے۔

گڑھا دیسی کھاد (FYM) والی جگہ پر نہ بنائیں۔ گڑھے میں کسی درخت کی جڑیں بھی نہ وں۔ وہاں پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔ آلو گڑھے میں ڈالنے سے پہلے اگر چند پتھر نیچے ڈال کر اوپر ٹی ڈال دیں تو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر خدانخواستہ کبھی گڑھے میں پانی داخل ہو بھی جائے تو وہ نیچے زمین میں چلا جائے گا۔ آلوؤں کے اوپر کم از کم 2 سے 3 فٹ مٹی ڈالیں اور ماہ اپریل میں آلوؤں وگڑھوں سے نکال کر سایہ دار جگہ پر رکھیں۔

رداشت کے وقت درج ذیل باتوں پر خصوصی توجہ دیں:

- ☆ برداشت کے وقت کم سے کم آلو زخمی ہوں۔
- ☆ نکالے ہوئے آلوؤں کو سورج کی روشنی سے بچائیں
- ☆ بوریوں میں ڈالتے وقت خراب اور کٹے ہوئے آلو نکال دیں۔
- ☆ زیادہ چھوٹے آلو بیج کے لیے نہ رکھیں۔
- ☆ بوری کی استطاعت سے زیادہ آلو نہ بھریں۔
- ☆ آٹے کی استعمال شدہ بوری استعمال نہ کریں۔
- ☆ کولڈ سٹوریج میں لے جانے سے پہلے بہتر ہے ایک دفعہ چھانٹی کریں۔
- ☆ بھری ہوئی بوریوں کو اٹھاتے یا اتارتے وقت ہک کا استعمال نہ کریں۔
- ☆ بھری ہوئی بوریوں کو اونچائی سے بغیر سہارے کے نیچے نہ پھینکیں۔
- ☆ کم از کم تخم کے لیے 50 کلو وزن سے زیادہ بوری نہ استعمال کریں۔

تکنیکی معاونت کیلئے:۔

1۔ محمد مسعود محمود (نیشنل کوآرڈینیٹر)۔ پوٹیٹو پروگرام، این اے آر سی، اسلام آباد۔

(051-9255035) ۔ 0300-8343040

2۔ ڈاکٹر سید اعجاز حسین۔ ڈائریکٹر پوٹیٹو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ساہیوال

(040-9239063) ۔ 0346-6931708

3۔ ڈاکٹر نوید اختر۔ ہزارہ ایگریکلچر ریسرچ سٹیشن، ایبٹ آباد

(0992-380873) ۔ 0345-9652285